"تم یقین نہیں کرو گی کہ احتشام کے اس دلیرانہ فیصلے پر شوہر صاحب نے مجھے کیا کہا؟"

میں نے اپنے دکھڑے میں جو اسے کئی منٹوں سے مسلسل سنا رہی تھی، آخر کار وہ بات بھی شامل کر لی جو کل

ہاجرہ ریحان

دستے والی بالی

www.zemtime.com

رات ہی شوہر صاحب کے مجھ سے کہنے پر میں نے تنگ آکر آج احتشام اور شوہر صاحب کو بتائے بغیر لڑکی اور اس کے گھر والوں سے ملنے کی ٹھانی تھی۔ گو اس کی پشت میری طرف تھی مگر اس کی گہری آنکھیں بیک ویو مرر سے مجھے مسلسل نظر آرہی تھیں اور ان آنکھوں کو ایک لمحے کے لیے بھی میں نے اپنے دکھڑے کے شروع ہوتے ہی اپنی طرف سے لاپرواہ ہوتے نہیں دیکھا تھا۔

خیر مجھے تو معلوم ہی ہے کہ میرا انداز گفتگو کچھ ایسا سلجھا، بردبار اور عقلمندانہ ہے کہ مجال نہیں کہ میں کچھ بولنا شروع کروں اور مخاطب مجھے نظر انداز کر سکے...... پھر بھی ایک کم عمر لڑکی وہ بھی ٹیکسی ڈرائیور اوپر سے سڑک پر تیز دوڑتی ہوئی گاڑی کو چلاتے ہوئے اس کا مجھ سے تھوڑا بہت لاپرواہ ہونا تو بنتا تھا...... مگر یہ لڑکی بہت ماہر ڈرائیور تھی......

گاڑی رش میں سے نکلتی چلی جارہی تھی ٹریفک سگنل پر رک کر بھی جیسے وقت کے تھم جانے کا احساس نہ ہونے دیتی...... پہلے پہل تو جب میرے دروازے پر یہ لڑکی اس گاڑی نما ٹیکسی کے ساتھ حاضر ہوئی تو مجھے بڑی جھجک آئی اور تھوڑی سی گھبراہٹ بھی ہوئی کہ پتا نہیں اتنی سی تو لڑکی ہے۔ کراچی جیسے شہر کی مصروف اور رش بھری سڑکوں پر پتا ڈھونڈ بھی پائے گی یا نہیں...... پچھلے دنوں احتشام نے ہی مجھے ایک ایسی ٹیکسی سروس کا نمبر موبائل پر میسیج کیا تھا جو صرف خواتین کے لیے وجود میں لائی گئی تھی اور جس کی ڈرائیور بھی تمام کی تمام خواتین تھیں پھر بھی اتنی سی لڑکی کا اتنا مشکل کام کرنا مجھے حیران کر گیا تھا۔

اس وقت میں نے اس میسیج پر کوئی خاص توجہ نہ دی تھی کیونکہ مجھے جب بھی کہیں جانا ہوتا یا تو اپنے چھوٹے بھائی احتشام کے ساتھ جاتی یا پھر شوہر صاحب کے ساتھ ان کی گاڑی میں...... اکیلے اس طرح نکلنے کا سوچنے کی وجہ بھی یہی تھی کہ میں اپنے اس معرکے کو احتشام اور شوہر صاحب دونوں سے چھپانا چاہتی تھی...... میں نے سوچا کہ کئی دنوں بعد شہر میں اکیلے کسی انجان علاقے میں ایک گھر ڈھونڈنے نکل رہی ہوں تو کم از کم ٹیکسی تو ایسی لوں جس کے ڈرائیور سے مجھے کسی بھی قسم کا خوف یا ڈر محسوس نہ ہو......

میں نے دیے گئے نمبر پر فون کر کے اپنے لیے ٹیکسی منگوائی اور چند ہی منٹوں بعد یہ لڑکی میرے گھر کے آگے اس چھوٹی مگر صاف ستھری اے سی والی گاڑی کے ساتھ حاضر ہوگئی...... سلام دعا کے بعد میں نے اسے پتا جو کہ ایک پرچے پر میں پہلے ہی لکھ کر لے آئی تھی تھما دیا...... بس وہی ایک لمحہ تھا جب اس نے مجھے بہت دلچسپی سے دیکھا اور ادب سے مسکراتے ہوئے بتایا کہ کیونکہ وہ وہیں قریب میں رہتی ہے لہٰذا مجھے فکر کرنے کی بالکل ضرورت نہیں۔ وہ مجھے بہت آرام سے مطلوبہ پتے پر پہنچا دے گی......

میرے دل میں ایک کسک سی اٹھی...... جہاں ایک معمولی سی ٹیکسی ڈرائیور کی رہائش ہو، وہ علاقہ بھی معمولی ہی ہوگا...... یعنی احتشام نے ہماری حیثیت کا خیال نہ کرتے ہوئے بالکل ہی کسی معمولی سی لڑکی کو پسند کر لیا ہے۔

بس اس بات کے ادراک نے یا پھر اس لڑکی ڈرائیور کی ماہرانہ ڈرائیوری نے مجھے اس سے بات کرنے پر مجبور کر دیا...... اب تک مجھے سمجھ بھی تو کوئی نہیں رہا تھا...... میرے بتایا بھائی بہن، بابا جانی یہاں تک کہ شوہر صاحب بھی تو احتشام کے ہی حامی ہوگئے تھے......

ایسے میں ایک سننے والا مل گیا تھا پھر وہ بھی اجنبی...... جس سے پھر دوبارہ شاید ہی ملاقات ہو لہٰذا اجنبی سے وہ سب کہہ سکتی ہوں جو میں اپنوں سے کہہ ہی نہیں سکی تھی......

پھر اس کی گہری آنکھیں جو شیشے سے بھی سڑک پر نظر ڈالتیں تو کبھی مجھ پر مرکوز ہو جاتیں...... ایسا لگتا جیسے وہ آنکھیں خود مجھے دعوت دے رہی ہوں کہ میں اس کے سامنے اپنے تمام خدشات بغیر کسی تمہید کے بتا دوں......

میں نے اسے شروع سے ساری روداد سنانی شروع کر دی اور آخر کار پچھلی رات مجھ سے کی گئی شوہر صاحب کی بات تک پہنچ گئی...... اس کی گہری آنکھوں میں دلچسپی کچھ اور بڑھتے دیکھ کر مجھے سکون سا ہوا......

www.zemtime.com

میں نے لمبی سانس کھینچ کر ایک ہی لمحے میں شوہر صاحب کی بات من وعن اس کو سنادی......

''حیرت یہ ہے بیگم کہ آپ نے ماں بن کر اپنے بھائی کو پالا مگر پھر بھی اپنے بھائی کے مزاج کو نہیں سمجھ رہیں...... آپ تو خود طاقت کی دلدادہ ہیں پھر کیا آپ سے یہ بات چھپی ہوئی ہے کہ پسند بھی ایک طاقت ہے؟ جی ہاں کسی کو پسند کروایا نہیں جاسکتا...... پسند کوئی بھی کہیں بھی کسی بھی لمحے آسکتا ہے اور یہ جذبہ بالکل فطری اور بغیر کسی اثر ورسوخ کے ہی اچانک انسان کے دل ودماغ پر اپنا قبضہ جماتا ہے اور آپ اپنے چھوٹے بھائی کی اس طاقت کے آگے کسی قسم کا کوئی بند نہیں باندھ سکیں گی بہتر تو یہی ہے کہ آپ اس کی پسند کو ہی اپنانے کا فیصلہ کرلیں۔''

میں اس کے چہرے کو تو نہیں دیکھ پارہی تھی مگر اس کی آنکھوں میں شوہر صاحب کی بات سن کر ایک لمحے کو شرارتی سی مسکراہٹ تیرتے ضرور محسوس کرگئی تھی...... مگر مجھے اس پر ذرا بھی غصہ نہیں آیا بلکہ میں خود بھی مسکرا اٹھی۔ جیسے آپ اپنے کسی بہت ہی عزیز کو اپنا کوئی دکھڑا سنانے بیٹھیں اور وہ آپ کی دکھی داستان کے دوران ہنس ہنس کر آخر کار آپ کو بھی ہنسنے پر مجبور کردے اور آپ کو احساس ہو کہ آپ نے بلاوجہ اتنی سی بات پر اپنی زندگی حرام کررکھی تھی۔

کاش یہ لڑکی مجھے پہلے مل گئی ہوتی...... یعنی کل سے پہلے کیونکہ رات شوہر صاحب کی اس دوٹوک بات سے میں کسی قدر چڑ گئی تھی مگر میں خاموش رہی۔ ظاہر ہے ان سے بحث کرکے میں اپنا وقت برباد کرنا نہیں چاہتی تھی کیونکہ ایک طرح سے تو میں ان سے متفق بھی تھی...... واقعی کسی کو بھی زبردستی پسند نہیں کروایا جاسکتا...... پسند تو کوئی بھی آسکتا ہے...... مگر پھر بھی احتشام سے مجھے ایسی امید نہ تھی۔

شوہر صاحب کے ساتھ ساتھ وہ بھی تو جانتا تھا کہ میرا اپنا مزاج کیا ہے...... کیا عمر تھی اس کی جب امی جان کا انتقال ہوا...... وہ شاید چھٹی یا ساتویں میں پڑھ رہا تھا...... بڑی بہن ہونے کے ناتے میں نے اس کی تربیت، تعلیم اور کھانے پینے کی فکرمندی میں اسے اپنے پاس ہی رکھ لیا...... کیونکہ اس سے بڑے باقی بھائی بہن اپنی تعلیم اور زندگیوں میں مشغول رہتے اور بابا جانی اپنے کاروبار میں اور پھر میرے پاس بھی کچھ خاص کام نہ ہوتا تھا......

شوہر صاحب کے والدین تھے نہیں......

گھر میں ہر طرح کی آسائش وآزادی میسر تھی اس پر بال بچے نہ ہونے پر سارا دن میرے پاس کچھ بھی کرنے کو نہ ہوتا لہٰذا احتشام کا میرے ہاں آنا میرے اور شوہر صاحب کے لیے ایک اچھی مثبت تبدیلی لے آیا تھا۔ اب جبکہ وہ ایک خوش مزاج، صحت منداور منچلا بجیلا سا جوان بن کر میرے گھر میں چلتا پھرتا تو مجھے یوں ہی محسوس ہوتا جیسا میرا اپنا ہی بیٹا بڑا ہوگیا ہو۔

شوہر صاحب بھی اسے ایسی ہی محبت دیتے اور وہ بھی ہم دونوں میاں بیوی کو انسیت سے قریب رکھتا......

مگر چند دنوں پہلے اس نے میرے دل پر عجیب طرح کا بوجھ ڈال دیا یعنی اپنی پسند کا...... میں تو اچانک ہی اس بوجھ تلے دبادی گئی اور مجھے بالکل ایسا لگنے لگا جیسے میرا دم گھٹ رہا ہے...... ایسی بات نہیں کہ میں نے کبھی احتشام کی شادی کا سوچا ہی نہ ہو بلکہ میں نے تو کئی ایک لڑکیاں پہلے سے ہی نظروں میں رکھی ہوئی تھیں اپنے بھائی کے لیے اور چند دنوں سے سوچ ہی رہی تھی کہ آج کل میں کسی روز بابا جانی سے بات کرکے احتشام کی دلہن لے آؤں گی کہ اس نے یہ ظلم ڈھادیا...... سب سے زیادہ فکر تو مجھے اپنے دشمنوں کی تھی۔

وہ سب لوگ جن کو میری وجہ سے کبھی نہ کبھی اور کہیں نہ کہیں تکلیف اٹھانی پڑی ہے۔ یہ خبر ملتے ہی کہ احتشام نے میرے ہوتے ہوئے نہ صرف خود سے لڑکی پسند کرلی بلکہ شادی بھی اسی سے ہورہی ہے سارے کے سارے کیسے خوشی کے شادیانے بجائیں گے اور یقیناً سب کے منہ پر ایک ہی بات آئے گی......

''جو بویا کاٹنے کے دن آگئے ہیں...... اب پتا

www.zemtime.com

چلیے گا باجی رشتہ والی کو!!''

ہاں میں جانتی ہوں کہ یہ لقب یا عرفیت، باجی رشتے والی، میری شخصیت سے کچھ زیادہ میل نہیں کھاتا مگر مجھے ہمیشہ سے ایسا ہی کوئی نک نیم اپنے لیے پسند تھا۔ ایسا لقب جو بالکل سادہ، صاف اور سیدھا ہو اور جو دو لوگوں کے درمیان یا پھر کسی محفل میں لیے جاتے ہی میری شخصیت اور میرے کام کے بارے میں تمام احوال لمحوں میں سمجھا سکے......

گو میں نے یہ کام خود چنا تھا مگر میرا انداز دوسری عام رشتے لگانے والیوں سے کہیں مختلف تھا...... میں کلائنٹ سے پہلے فون پر رابطہ کرتی پھر اس کو گھر کے ایک کمرے میں بنائے گئے اپنے آفس بلاتی اور اس پر بھی فوراً ہی ان کی خدمت میں حاضر نہ ہوتی۔ کلائنٹ کو پہلے میرے ہاں کام کرنے والے ملازموں میں سے کوئی میرے آفس میں بٹھاتا پھر ان کو چائے ناشتا پیش کیا جاتا اور پھر کہیں جا کر میں خراماں خراماں اپنے آفس پہنچتی......اور پھر مجھے وہ وقت یا لمحہ بھی بے حد پسند آتا جب ہمارا غائبانہ تعارف کئی بار ہو چکا ہو مگر پھر بھی مجھ سے ملنے کا اشتیاق رکھنے والیوں کو مجھے باقاعدہ دیکھ کر ایک زبردست قسم کا حیرت کا جھٹکا لگے......ان کے ہاتھ میں اگر چائے کا کپ ہو تو لہرا جائے یا کسی قسم کا ناشتے کا منہ میں نوالہ ہو تو وہ حیرت کے مارے منہ کھلنے پر سامنے بیٹھے ہر ایک کو صاف نظر آئے۔

اس کے بعد بھی ملنے والے مجھ سے ایک بار پھر میری ہی زبانی سننا چاہتے یعنی مجھ سے ہی سننے پر بضد ہوتے...... اور پھر میں ایک ادائے دلبرانہ لیے...... چہرے پر مسکراہٹ سجائے بتاتی......

''جی ہاں آپ کو بالکل ٹھیک بتایا گیا ہے اور آپ بالکل ٹھیک پتے پر آئی ہیں۔ میں ہی ہوں...... میرا نام نہیں لیجیے بس مجھے باجی رشتے والی ہی کہیں!''

اب کوئی یہ پوچھنا چاہے کہ مجھ جیسی حسین، کم عمر اور امیر لڑکی نما عورت نے ایسا پیشہ (اگر رشتہ لگانے کو پیشہ سمجھا جاتا ہو) کیوں اختیار کیا؟ اس کے محرکات کیا تھے؟ تو میرا ایک بار پھر بہت سادہ سیدھا اور صاف سا جواب ہوگا......''طاقت''

جی ہاں طاقت حاصل کرنا وہ نشہ ہے جو انسان کو کبھی بھی کسی بھی عمر میں لگ سکتا ہے اور اسے پتا بھی نہیں چلتا کہ وہ باقاعدہ طاقت کا نشئی ہو چکا ہے...... میرے پاس پیسہ ہے۔ خاندان ہے، عزت ہے مگر مجھے تو جنون طاقت کا تھا...... اب یہی دیکھیں کہ کتنا فخر ہے کہ میں ملتے ہی کسی ایک کی زندگی کے کسی ایک دن، ہفتہ یا زیادہ سے زیادہ مہینے پر اس قدر طاقت، دسترس اور اختیار حاصل کر لیتی ہوں کہ اس کی آئندہ زندگی کے خوشی یا غم میرے ہاتھ میں ہے...... حالیہ لمحے، دن، یا ہفتے بھر میں جو کچھ بھی ہوگا میرے کہنے اور میرے اشاروں پر ہوگا اور اس کے بعد میرے اشاروں پر ناچتی ہوئی کسی بھی لڑکی کی ماں کی طرف سے جو کچھ بھی کیا جائے گا اس کا خمیازہ یا انعام ان کی بیٹی ساری زندگی اپنے سسرال میں بھگتتی رہے گی...... جبکہ میں بہت آرام سے اپنا کام نمٹا کر سمدھیانوں کے بیچ سے غائب ہو چکی ہوں گی......اب بیٹھے رہیں، دونوں خاندان الجھی ہوئی گتھیاں سلجھاتے رہیں اور الجھتے رہیں۔

ایسا بھی ضروری نہیں کہ ہر کسی سے ہی مجھے بیر ہو جائے...... کچھ لڑکیاں تو ایسی اللہ میاں کی گائے ہوتی ہیں کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ساتھ جہاں میکے میں ہی اتنی زیادتیاں ہو چکی ہیں وہ اگر سسرال میں دو چار تھپڑ بھی کھا لیں گی تو میکے میں آ کر اف کرنے کی زحمت تک نہ کریں گی کیونکہ ان کو معلوم ہوتا ہے کہ ایک بوجھ کی مانند کشتی کے بھاری ہونے پر بیچ سمندر میں ہی پھینکی جانے کے لائق تھیں...... لہٰذا ایسی لڑکیوں کے لیے میں دل و جان سے کوشش کر کے ایسے لڑکے فراہم کرتی ہوں کہ جو ان کو خوشی یا آرام نہ سہی مگر کم از کم عزت ضرور دے سکیں۔

جواب میں ایسی لڑکیاں ایک طرح سے مجھے بھی بہت احترام، عزت اور اہم گردانتیں کہ ہر تہوار یا خوشی کے موقع پر میرے گھر مٹھائی یا حیثیت کے مطابق تحائف ضرور بھجواتیں جو میں ایک نظر دیکھ کر اپنے ہاں کام کرنے والے ملازموں میں بانٹ دیتی...... کسی

www.zemtime.com

انسان کو اپنا احسان مند دیکھنا بھی تو طاقت در ہونے کی نشانی ہے...... مگر کچھ لڑکیاں...... توبہ توبہ...... ایسی لڑکیوں کے والدین کا سوچ کر ہی میں کئی بار استغفر اللہ ضرور پڑھتی ہوں یعنی اتنے نا اہل کہ بچیوں کے مستقبل کا ذرا نہ سوچ سکے اور اپنی بچیوں کو ایسی ہی کچھ شوخ، رنگیلی، ناز وادا سے لبریز بنا دیا...... ایسی لڑکیوں کا فخر یا گھمنڈ ان کے میکے والے ہوتے ہیں...... ضروری نہیں کہ اکلوتی ہوں کئی بھائیوں کی اکلوتی بہن ہوں ماں باپ حیات ہوں یا بہت امیر ہوں۔

کہیں کہیں ایسا بھی دیکھا کہ چار بیٹیاں ہیں باپ کا پیشہ بھی کچھ خاص نہیں، کرائے کے مکان میں رہتے ہیں مگر مزاج اللہ اللہ ایسا بنایا لڑکیوں کا جیسے ابھی ابھی تو آسمان سے شہزادی بنا کر اتارا گیا ہو...... ایسی لڑکیوں اور ان کے ماں باپ سے مجھے سخت کوفت ہو جاتی......

ایسے میں ہر ممکن کوشش کرتی کہ ایسا کوئی خودسر، بدتمیز یا اکھڑ قسم کا لڑکا ٹکراؤں کہ جو دیکھنے میں تو بہت اچھا ہو مگر پرکھنے پر معلوم چلے کہ کیا ٹیڑھی کھیر ہے۔

ایسے ماں باپ میں خاص بات یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو کچھ اتنی محبت اور اپنائیت سے پال کر جوان کرتے ہیں کہ ہر اچھی شکل وصورت کے لڑکے پر ان کی رال ٹپکنے لگتی ہے اور میرا کام اور آسان ہو جاتا ہے۔

ایسے میں کچھ سمجھ دار باپ دبے لفظوں میں مجھ سے اگر لڑکے کی تعلیم، تربیت، نوکری، یا خاندان کے بارے میں زیادہ استفسار کر بھی لیتے تو میں جھٹ ان کے آگے ایک امیر رنڈوے یا عمر رسیدہ پروفیسر کی تصاویر ڈال دیتی......

لیں بھئی جوان حسین صحت مند لڑکا نہیں چاہیے تو ان میں سے کسی کو پسند کر لیں...... ماں فوراً تڑپ جاتی اور شوہر کو میرے ہی سامنے ڈانٹ کر چپ کروا دیتی۔

مگر کیا کہا جائے کہ یہ زمانہ ہی قابل اعتبار نہیں رہا...... میں ممکن حد تک ٹیڑھا لڑکا ڈھونڈ لاتی مگر شادی کے چند ہی دنوں میں وہ زن مرید بن کر بیٹھ جاتا کہ میرے کلیجے میں اور آگ لگا دیتا......

ایسے میں بھی لڑکی کے گھر والے میرے بڑے احسان مند رہتے مگر پھر مجھے ان سے ان کی بیٹی سے لڑکے اور لڑکے والوں سے ایسی چڑ ہو جاتی کہ میں خود ہی ان سے تمام تعلق توڑ لیتی۔

سب سے زیادہ مشکل وہاں آتی جب میں کسی ایسی لڑکی کا رشتہ لگانے کے لیے چنی جاتی جو کہ نا صرف پڑھی لکھی ہو مگر ساتھ میں سوچنا، سمجھنا اور باقاعدہ اپنا ایک مزاج بھی رکھتی ہو...... میں تاسف سے سوچتی کہ ارے یہی وہ قسم ہے لڑکیوں کی جن کی نہ شکل اچھی نہ صورت، خاندان اور پیشہ بھی کچھ خاص نہیں مگر ان کی ہی بدولت ہمارے معاشرے میں طلاق اور دوسری شادی کی شرح بڑھ گئی ہے...... اس قسم کی لڑکیاں ایک منٹ کے لیے بھی نہیں سوچتیں کہ ان کا کام مردوں کے معاشرے میں سوچنا، سمجھنا اور فیصلے لینا کبھی بھی نہیں تھا......

سمجھ میں نہیں آتا کہ لڑکیوں کی اس قسم نے پتا نہیں کب اور کیسے مردوں کے آگے ہاتھ باندھنے، ان کی جی حضور کرنے اور اپنے مجازی خدا کے ہاتھوں اپنی بے عزتی پر باقاعدہ ایک محاذ کھڑا کرنا شروع کر دیا جس کے باعث ہمارے اچھے خاصے سیدھے سادھے سے معاشرے میں ایک طوفان ایک عذاب سا نازل ہو چکا ہے...... یہ لڑکیاں اپنی زندگی یا قسمت کی ڈور کو اپنے شوہر یا سسرال والوں کے ہاتھ میں دینے کے بجائے اپنے ہاتھ میں رکھنے پر بضد رہتی ہیں اور ایسی ہی لڑکیوں نے مردوں اور اس کے گھر والوں کو باقاعدہ کٹہرے میں لا کھڑا کیا ہے۔

ایسی لڑکیوں کا جب بھی مجھے رشتہ لگانے کو دیا جاتا تو میں ایسے مرد چن کر دکھاتی جن کا تھوڑا بہت تھانے یا جیل کا چکر لگ چکا ہو یعنی کہ وہ تھوڑے بہت مجرمانہ حرکات کے مرتکب ہو چکے ہوں...... کیونکہ ایسے ہی مجرم نما لڑکے یا مرد سوچنے، سمجھنے یا فیصلہ کرنے والی لڑکیوں کو قابو میں کر سکتے ہیں......

وہ نہ تو ایسی لڑکیوں سے دبتے ہیں اور نہ ہی اپنی عزت بچانے کی فکر میں ان کو فوراً فارغ کرتے ہیں بلکہ وہ باقاعدہ اپنی بیوی سے مقابلے پر آتے ہیں نہ

www.zemtime.com

ہی ان کو چھوڑتے ہیں نہ ہی ان کی بات مانتے ہیں۔ بلکہ کبھی کبھی تو دونوں ساری زندگی ساتھ رہتے ہیں اور پھر بھی ایک دوسرے کے نہیں بن پاتے......

مگر ایسی لڑکیوں کے بارے میں جو ایک بات مجھے ہمیشہ بہت حیران کر دیتی ہے وہ یہی کہ یہ کم بخت پہلی ہی بار ملنے والوں کو ایک دم ایک لمحے میں اپنی مٹھی میں کر لینے کی طاقت رکھتی ہیں...... یہی تو وہ قسم ہے جن کی معمولی شکل وصورت، واجبی تعلیم اور خاندانی اثاثہ نہ ہونے کے باوجود سسرال میں اپنا ایک مقام، عزت اور رکھ رکھاؤ ہوتا ہے...... ان کے آگے کسی کا بس نہیں چلتا......

اکثر تو سسرال والے ہی اپنے لڑکے کو برا بھلا کہہ کر بہو کی پیروی میں لگ جاتے ہیں...... اور یوں بھی ان کی زندگی اچھی بھلی گزر جاتی ہے......

اور میں یہ کیسے اور کس طرح تسلیم کر لوں کہ میرا اپنا احتشام کسی ایسی ہی لڑکی کی طاقت کے زیر اثر آچکا ہے؟ جو نقشہ احتشام نے اس کا میرے سامنے کھینچا مجھے تو اپنی ہی فکر لگ گئی...... بھلا ایک میان میں دو تلواریں کس طرح رہ سکیں گی اور اب اتنے سالوں کی محنت وریاضت کے بعد تو احتشام سے جدائی بھی آسان حل نظر نہیں آتی تھی......

میں یہ بھی اچھی طرح جانتی تھی کہ اس قسم کی لڑکیوں میں مردوں کو لبھانے، رجھانے اور اپنے جال میں پھنسانے جیسا کوئی ہنر سرے سے ہوتا ہی نہیں لہٰذا یہ کہہ کر بھی ملے بغیر لڑکی سے کسی قسم کا بیر نہیں رکھ سکتی تھی...... شوہر صاحب الگ احتشام کی پسند کو منظور کر چکے تھے...... اب ناپسند کرنے کے لیے کوئی وجہ بھی تو ملے لہٰذا تنگ آکر احتشام اور شوہر صاحب کو بتائے بغیر میں نے ہی لڑکی سے ملنے مل کر اسے اپنی طاقت دکھانے کا فیصلہ کیا۔

اور کتنا وقت لگتا جبکہ میرا دھڑکا تو کبھی بھی احتشام تک نہیں پہنچتا تھا آخر کار اس نے گاڑی میرے مطلوبہ گھر کے سامنے روک دی...... میں نے اندر ہی بیٹھے بیٹھے گاڑی کی کھڑکی کا شیشہ اتارے بغیر اردگرد دیکھا...... واقعی نوے، سو گز کے پرانی طرز پر بنے ہوئے مکانوں کا معمولی سا علاقہ تھا...... میرے منہ سے بے اختیار گہری سانس نکلی...... ابھی تک تو میں نے یہ بھی نہیں سوچا تھا کہ میں اندر لڑکی سے مل کر اسے کیا کہنے والی ہوں۔

"تو کیا آپ رشتہ ختم کر دیں گی...... یا پھر لڑکی سے کہیں گی کہ وہ خود ہی انکار کر دے؟"

میرے ہاتھ سے اپنی مزدوری لیتے ہوئے اس نے مجھ سے اچانک دھیمے لہجے میں پوچھا تو میں گڑبڑا گئی۔ میں نے ابھی تک اس کے منہ سے چند ایک الفاظ ہی سنے تھے اب جو پورا جملہ سنا تو یہ احساس ہوا کہ شاید لہجہ کچھ ٹوٹا بکھرا ہوا سا تھا اور پیسے لیتے ہوئے اس کا سیدھا ہاتھ کچھ کپکپایا ہوا سا کیوں تھا؟

مجھے احساس تھا آخر کو وہ بھی ایک لڑکی تھی اور اسی کی حیثیت کی کسی دوسری لڑکی کے مستقبل کے لیے اس کا جذباتی ہونا فطری تھا...... میں ایک بار پھر مسکرا دی۔

"ایسا تو میں نے سوچا نہیں اور نہ ہی انکار کرنے کا کوئی ارادہ ہے...... اب احتشام کی پسند ہے تو میں انکار کیسے کر سکتی ہوں...... بس چاہتی ہوں کہ اس سے مل کر ذرا اچھے سے سمجھا دوں کہ میں کوئی معمولی سی نند نہیں ہوں گی...... باجی رشتے والی ہوں...... رشتے کراتی ہوں...... ایک سے ایک لڑکی ہے میرے پاس...... لہٰذا مجھ سے بچ کر رہے گی تو بچی رہے گی۔"

"یہ بات میں نے صرف اسے ہی بتائی تھی کیونکہ جہاں میں نے اس سے اتنی باتیں کی تھیں جہاں اس نے مجھے اتنا بے تکان سنا تھا تو میرا بھی فرض تھا کہ بچھڑتے وقت اسے کوئی ایسی تکلیف، دکھ یا پریشانی نہ دوں جو پھر کئی دنوں تک اس کے حواسوں کو مشکل میں ڈالتا رہے...... جبکہ لڑکی سے تو ابھی مجھے ایک دو بار اور ملاقات کرنی تھی اور چند ملاقاتوں تک اسے اس رشتے سے اپنی ناپسندیدگی اور انکار ہی بتانے والی تھی۔

اس کی گہری آنکھوں میں شرارت امنڈتی دیکھی تو اب کی بار میں بھی شرارت سے کھلکھلا پڑی۔

www.zemtime.com

"ویسے بھئی تم سے بات کر کے اور تمہارے ساتھ سفر کر کے بہت مزہ آیا...... میں تو اب یونہی کبھی کبھار تم کو بلا لیا کروں گی۔ تم مجھے اسی طرح سڑکوں پر سیر کرا دیا کرنا اور میں تم سے اپنے دل کی بات کر لیا کروں گی...... بتاؤ...... نام اپنا...... اگلی بار تمہارے نام سے ہی ٹیکسی بلاؤں گی۔"

میری بات سن کر اس کے چہرے پر ایک رنگ آ کر گزر گیا۔

"دراصل ہماری کمپنی کا رول ہے ہم اپنا اصل نام نہیں بتا سکتے...... ہم سب...... "باجی ٹیکسی والی" ہی کہلاتی ہیں۔"

میرا موڈ واقعی بہت خوشگوار ہو گیا تھا میں ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی......

"ارے تم اتنی چھوٹی سی تو ہو اب میں تم کو بھلا کیسے باجی کہوں گی اور پھر ہم ملیں گے کیسے؟ چلو پھر تم مجھے اپنا نمبر دے دو میں تم کو اپنے گھر بلا لیا کروں گی تم چھٹی تو کرتی ہی ہو گی ناں؟

مجھے نہیں معلوم کہ میری بے تکلفی کا اس پر کیا اثر ہو رہا تھا مگر وہ دھیرے دھیرے مسکراتی رہی اور جب اس نے مجھے اپنا نمبر نہیں دیا تو جیسے مجھے ایک دم سمجھ آ گیا کہ وہ مجھ سے کسی قسم کی دوستی یا جان پہچان رکھنا نہیں چاہ رہی۔ ایسا کئی بار ہوا تھا میرے ساتھ بھی۔

کچھ خاندان میرے ایسے گرویدہ ہو جاتے کہ شادی کے بعد بھی میرے ساتھ تعلقات رکھنے کی کوشش کرتے رہتے مگر میں اپنا کام کر لینے کے بعد فوراً ہی ان سے الگ ہو جاتی کیونکہ یہ میرے پیشہ ور ہونے کی نشانی تھا۔ مگر ابھی جو اس کی طرف سے مجھے ٹکا سا جواب ملا تو میرا دل ایک دم بجھ گیا......

کچھ لوگ جیسے ہی نظر آتے ہیں ہمارے دماغ میں گھنٹی بج جاتی ہے جیسے الہام سا ہو جاتا ہے کہ یہ ہمارے بہت اچھے، سچے، مخلص دوست بن سکتے ہیں اور دل ایک دم ان کی طرف کھنچتا چلا جاتا ہے مگر پھر وہی ہمیں یکسر نظر انداز کر کے آگے بڑھ جائیں تو......

تو بس ایسا ہی کچھ مجھے محسوس ہوا تھا ابھی تھوڑی دیر پہلے کی ساری خوشی کافور ہو گئی......

اس کی گاڑی کو زن سے آگے بڑھتے دیکھ کر مجھے ہوش آیا میں تھکے تھکے قدموں سے اپنے مطلوبہ گھر کے دروازے پر پہنچی۔ میرے بارے میں جان کر مجھے بہت عزت و احترام سے گھر کے چھوٹے سے ڈرائنگ روم میں پہنچایا گیا۔

ملازموں کے بجائے گھر کے ہی افراد جن میں یا تو بہت زیادہ بوڑھے تھے یا پھر بالکل ہی ننھے منے سب ہی اپنی اپنی بساط کے مطابق میری خاطر مدارت میں لگے ہوئے تھے۔ چند ایک رسمی بات چیت کے بعد میں نے لڑکی سے اکیلے میں ملنے کی خواہش کی اور فوراً ہی میری خواہش کے احترام میں میزبان ایک ایک کر کے کمرے سے باہر چلے گئے...... اور تھوڑی ہی دیر میں خراماں خراماں چال کے ساتھ وہ نمودار ہوئی اور مجھ سے گلے ملنے آگے بڑھی۔

میرے منہ سے بے اختیار نکلا......

"باجی رکشے والی؟" وہ میرے گلے لگتے لگتے ہنس پڑی۔

"اوہ ہاں سوری...... باجی ٹیکسی والی...... ٹیکسی والی...... ہم مم......"

میں نے سنبھلنے کی کوشش کرنے میں اپنی بات کی خود ہی تصحیح کی۔

"تو آپ انکار کرنے نہیں آئیں...... بس مجھے ٹینشن دینے آئی ہیں...... تاکہ میں جان سکوں کہ آپ کوئی معمولی عام سی نند نہیں ہوں گی بہت طاقت ور اور جابر قسم کی ساس ہو جائیں گی...... کیوں؟"

کہاں تو میں اسے سبق دینے آئی تھی اور اب اس سے آنکھیں ملانا دوبھر ہو رہا تھا۔ پھر بھی میں بغیر دیکھے سمجھ رہی تھی کہ اس وقت اس کی گہری آنکھوں میں بلا کی شرارت ہو گی۔

تھوڑی دیر تک کمرے میں خاموشی رہی اور پھر ہم دونوں ہی کھلکھلا ہنس پڑے۔

www.zemtime.com